

## 141646- روزے کی حالت میں ماہر سرجن ترکیز کھو بیٹھے تو کیا روزہ نہ رکھے؟

سوال

ایک ماہر سرجن ڈاکٹر روزانہ تقسیما چار سے پانچ آپریشن کرتا ہے، یعنی دوسرے معنوں میں وہ چار یا پانچ افراد کی زندگیوں کا ذمہ دار ہے، اور روزے میں اسے مشقت ہوتی ہے وہ ترکیز کھو بیٹھتا ہے، اور یہ کام یعنی آپریشن باریک بینی سے عمل چاہتا ہے، تو کیا ڈاکٹر روزہ نہ رکھے، یہ علم میں رہے کہ سارا سال اس کا یہی کام ہے صرف ہفتہ میں ایک چھٹی ہوتی ہے؟

پسندیدہ جواب

رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل و بالغ اور مقیم و تدرست شخص پر فرض ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو، یہ گنتی کے چددن ہیں، تو تم میں سے جو کوئی مریض ہو جائے ایمان والو تم پر روزے ایام میں گنتی پوری کرے}۔ البقرۃ(183-184)۔

اور پھر روزہ دین کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے، جیسا کہ معلوم ہے کہ یہ دین کی ان اشیاء میں شامل ہوتا ہے جس کا علم ہونا ضروری ہے، اسلامی ممالک میں ہر چھوٹا اور بڑا اس کی تنظیم پر پرورش پاتا ہے، اور اس کی تنظیم کرنا مسلمانوں کی نظرت میں شامل ہو چکی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{یہ سن یا تواب اور سنو جو کوئی بھی اللہ کے شہزادوں نے ایسے حرمت تنظیم کرے یہ اس کے دل کی پرہیز کا رکی وجہ سے ہے}۔ الحج (32)۔

مزید آپ سوال نمبر (38747) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ کی تنظیم کرتے ہوئے اس شعار کی بھی تنظیم کرے، اور اس میں سستی و کاملی کرنے سے اجتناب کرے، اور اسے قائم کرنے اور اس کی ادائیگی کی بر مکن کو شش و سعی کرے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے؛ اور اگر اس کے لیے روزے کی حالت میں کام کرنا مشکل ہو اور مشقت کا باعث بنتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا کام دن کی بجائے رات کو کریا کرے۔

جب ایسا کرنا ممکن ہو، اس قسم کے عام آپریشن رات کو کیے جاسکتے ہیں، لیکن ایک جنسی آپریشن کے علاوہ باقی تورات کو کرنے ممکن ہیں، جس طرح دن کو ہو سکتے ہیں رات کو بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ بہت سارے ڈاکٹروں کی عادت بھی ہے۔

اور اگر اس کے لیے اپنا کام رات کو کرنا ممکن نہیں تو اس کے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی سالانہ چھٹی رمضان المبارک میں حاصل کیا کرے، یا پھر اگر ممکن ہو سکے تو کچھ چھٹیاں رمضان میں لے لیا کرے تاکہ روزے کے لیے بالکل فارغ ہو۔

اور اگر اس کے لیے ایسا کرنا بھی ممکن نہیں، اور وہ کوئی ایسا دوسرا کام بھی نہیں پاتا جس میں رمضان المبارک کے روزے رکھ سکے، اور کام چھوڑنے سے اسے نقصان و ضرر ہوتا ہے تو پھر اس کے لیے اس دن روزہ چھوڑنے کی اجازت ہو گی جس میں اسے بالفعل مشقت ہوتی ہو، یہ نہیں کہ صرف خدشہ کے پیش نظر وہ روزہ ہی نہ رکھے کہ اسے مشقت ہو گی۔

اور پھر بعد میں وہ ان روزوں کی قفناہ ہفتہ وار چھٹیوں میں کریا کرے، یا پھر دوسرے دن جس میں روزہ رکھنا ممکن ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ان روزوں کی قفناہ دوسرا رمضان شروع ہونے سے قبل مکمل کر لے۔

شرح مختصر الارادات میں درج ہے :

"جس شخص کا کام کاج سخت اور شدید ہو اور اسے کام ترک کرنے سے ضرر و نقصان ہوتا ہو، اور اسے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھے، اور اس کی قفناہ کرے، اما آجری نے یہ بیان کیا ہے "انتہی"

دیکھیں : شرح مختصر الارادات (478/1).

اور الموسوعۃ الفقہیہ میں درج ہے :

"احاف کا کہنا ہے : کاریگر اپنے اخراجات کا محتاج ہے مثلاً نبائی اور کٹائی کرنے والا شخص، جب اسے یہ معلوم ہو کہ اگر وہ اپنا کام کریکا اور اسے کام کی بنابر نقصان و ضرر ہو گا تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، لیکن مشقت و ضرر سے قبل اس کے لیے روزہ چھوڑنا حرام ہے" انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیہ (57/28).

اور مستقل فتاویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

"مکلف کے لیے رمضان المبارک کا روزہ اس لیے چھوڑنا جائز نہیں کہ وہ کام کاج کرتا ہے، لیکن اگر کام کی بنابر اسے مشقت اور عظیم ضرر پہنچ جس کی بنابر اسے روزہ کھولنے پر مجبور ہو ما پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں وہ روزہ کھول لے اور پھر غروب آفتاب تک بغیر کھاتے پیٹے ہی رہے، اور لوگوں کے ساتھ ہی عید منائے، اور جس دن اس نے روزہ توڑا تھا اس کی قفناہ بعد میں کر لے" انتہی

دیکھیں : فتاویٰ الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء (233/10).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (65803) اور (132438) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔